

## 34776- عورت غسل جنابت میں اپنے بال کیسے دھوئے؟

### سوال

غسل جنابت میں عورت کا حجاب پر مسح کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ یورپی اور ارجنٹینا ممالک میں عورت کو ہر بار غسل جنابت کرتے وقت سر دھونے میں مشکل پیش آتی ہے، اور اس کے اسلام قبول کرنے میں روڑے اٹکانے جاسکتے ہیں، کیونکہ پانی اس کے سر کی شکل تبدیل کر دیتا ہے؟

### پسندیدہ جواب

شریعت مطہرہ اور اہل علم کی کلام سے یہ چیز معلوم ہے کہ: موزے اور پگڑی اور حجاب وغیرہ دوسرے حائل کردہ اشیاء پر جنابت میں مسح کرنا جائز نہیں، اس پر اجماع ہے، بلکہ مسح تو صرف خاص کروضوء میں جائز ہے۔

اس کی حدیث صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جس میں صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اور نیند سے نہ اتاریں"

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ شریعت اسلامیہ ایک آسان اور سہل شریعت ہے، لیکن غسل جنابت میں سر دھونے میں کوئی شدید حرج اور مشکل پیش نہیں آتی؛ کیونکہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت اور حیض سے غسل کرنے کے متعلق دریافت کرتے ہوئے عرض کیا:

"اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کی میڈیاں بہت سخت گوندی ہوتی ہیں کیا میں غسل جنابت اور حیض کے غسل میں انہیں کھولا کروں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

"آپ کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلوپانی ڈالو، اور پھر اپنے اوپر پانی بہا لو تو تم پاک ہو جاؤ گی"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

اس لیے جو عورتیں سل جنابت میں اپنا سر دھونے میں حرج محسوس کرتی ہیں ان کے علم میں یہ لایا جائے کہ ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے سر پر تین چلوپانی ڈال کر سارے جسم پر پانی بہالیں، اور میڈیاں کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی سر کی ہیت بدلنے کی ضرورت ہے جس میں انہیں مشقت ہوتی ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ جب وہ احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے میں صبر سے کام لیں گی تو ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم تیار کر رکھا ہے، اور ان کا اچھا انجام اور اچھی اور عزت والی زندگی حاصل ہوگی، لیکن کسی عارضے اور بیماری یا زخم کی بنا پر انسان کو مسح کرنے کی ضرورت ہو تو طہارت کبریٰ اور صغریٰ دونوں میں بغیر وقت مقرر کیے ضرورت کی بنا پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کی ضرورت رہے۔

اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ روایت ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایک شخص کا سر زخمی ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ زخم پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کر لو، اور باقی سارا جسم دھولو"

اسے ابوداؤد نے سنن ابوداؤد میں روایت کیا ہے۔

اسلام قبول کرنے والے مرد اور عورتیں جو بعض اسلامی احکام میں توقف کرتے، یا بعض مسائل پر عمل پیرا ہونے میں حرج محسوس کرتے ہیں انہیں ایک تشبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ: انہیں یہ کہا جائے کہ جنت ناپسندیدہ اشیاء اور مشکلات سے گھیری گئی ہے، اور جہنم کی آگ شہوات سے گھری ہوئی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو احکام دیے ہیں وہ صرف اس لیے ہیں کہ تاکہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے کون ہے جو بہتر اور اچھے علم کرتا ہے؟

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی، اور اس کی جنت کا حصول اور اس کی عزت و کامیابی ہر اعتبار سے آسان اور سہل کام حاصل ہو نہیں سکتی ہے، کہ انسان کو اس پر عمل کرنے میں کوئی مشقت ہی پیش نہ آئے، معاملہ اس طرح نہیں، بلکہ صبر کرنا اور اپنے نفس کے ساتھ جدوجہد کرنی ضروری ہے، اور اللہ عزوجل کی رضامندی، اور اس کی عزت کے حصول، اور اس کے غضب و ناراضگی اور سزا سے بچنے کے لیے مشقت برداشت کرنا ضروری ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَجُجَّحْ زَمِينَ ۖ بِرَبِّهِمْ نَسُوا مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (7)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا:

﴿وَهُذَاتِ صَبْرًا ۚ وَمَنْ يُصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ أُمَّةً مُّسْلِمَةً ۚ وَأَلَّامٌ بِّمَا تَعْمَلُونَ﴾ (2)۔

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (31)۔

اس موضوع کی آیات بہت ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت کی راہنمائی کرنے والوں میں سے بنائے، اور مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، اور سب کو اس کی بصیرت سے نوازے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، اور ان میں حق کی دعوت دینے والوں کی کثرت فرمائے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔

واللہ اعلم۔